بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

مکافاتِ عمل اور احتساب و انتباہ

ہمارا مخاطب کوئی بھی نہیں کہ سننے والا کوئی نہیں ؟ ؎ ہم اپنا رونا روئیں جا کر سامنے کس کے ، رہا کون اپنے آنسو پونچھنے والا ہے رونے میں — لیکن ہم مخاطب ہیں ساری کائنات کے ہر فرد سے اور ہر اُس فرد سے جو سننے کی قوت رکھتا ہے، جو دیکھنے کی استطاعت رکھتا ہے اور جو سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

افغانستان کی حالتِ زار، لبنان کی صورتِ حال، بھارت میں خونِ مسلم کی ارزانی، آذربائیجان اور کشمیر کے مسلمانوں کی کسمپرسی، کون ہے جس سے پوشیدہ ہو؟ کون ہے جو حقیقتِ حال سے بے خبر ہو؟ ؎

یہی بیکسی تھی تمام شب اسی بیکسی میں سحر ہوئی — نہ کبھی چمن میں گذر ہوا نہ کبھی گلوں میں بسر ہوئی
یہ پکار سارے چمن میں تھی وہ سحر ہوئی وہ سحر ہوئی — میرے آشیاں سے دھواں اٹھا تو مجھے بھی اسکی خبر ہوئی

رُوس کے مسلمانوں کو دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ قبرص کے مسلمانوں کو دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ عراق اور ایران میں دیکھو کیا ہو رہا ہے؟ اسپین میں دیکھو اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جا رہا ہے؟ خوب دیکھو، ٹٹول ٹٹول کر دیکھو، دکھائی دیتا ہے تو آج ہی دیکھو کہ امریکہ، برطانیہ، جاپان، فرانس، چین اور جنوبی افریقہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ ہاں ہاں دیکھو! شام، مصر، ایران، سوڈان، لیبیا، سعودی عرب اور عراق کے مسلمان کیا کر رہے ہیں؟

پڑوسی ملک بھارت میں مسلمانوں کی تازہ ترین مظلومیت اور حالتِ زار دیکھو! چار سو سالہ قدیم بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے لئے مسجد سے متصل مندر کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا یہ منظر دیکھ رہی ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کا نہ مال و جان محفوظ ہے اور نہ اُن کے عقائد اور عبادت گاہیں۔ ہزاروں مسلمان شہید کر دئیے گئے مسلمان عورتوں کی عصمتیں لوٹ کر قتل کر کے ان کی لاشیں تالابوں میں اور بعض کو زندہ کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔ یکم نومبر کو ایک کنوئیں سے تیس لاشیں برآمد ہوئیں جو بوریوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔ انہیں کم از کم دس روز پہلے ہلاک کر دیا گیا تھا — بھارتی فوج کے ایک میجر نے جب سو مسلمانوں کو فسادیوں سے بچا کر پولیس کے حوالے کر دیا اور انہوں نے ایک بند کمرے میں پناہ لے لی تو پولیس کی نگرانی میں وہ کمرہ بوچڑ خانے میں تبدیل کر دیا گیا اور وہاں سے خون کے دھارے بہہ بہہ کر اطراف کو لالہ زار کرتے رہے مگر اس سب کچھ کے باوجود پاکستان سمیت دنیا بھر کے اسلامی ممالک اس بنیادی

سانی مسئلے پر کوئی موثر آواز نہ اٹھا سکے۔ مسلم سربراہ کانفرنس (O.I.C) میں اس مسئلہ کو اٹھانے کا قرعۂ فال دیکھئے
ے کس کے نام نکلتا ہے؟ مگر حالت یہ ہے کہ تاہنوز کسی بھی ملک کو مسلم وزرائے خارجہ کانفرنس کا اجلاس بلانے کی تجویز بھی پیش کرنے
کی جرأت نہ ہو سکی ۔

دوستوں کا کرم معاذاللہ
شکوۂ جورِ دشمناں نہ رہا

اور کشمیر میں جو خونِ مسلم سے ہولی کھیلی جا رہی ہے درندگی اور بہیمیت کے روح فرسا مناظر ساری دنیا دیکھ
رہی ہے۔ کیا اس سے کوئی ٹس سے مس ہوا؟ مسلم امہ نے اس میں کتنی دلچسپی لی؟ انسانی حقوق کے بلند بانگ دعوے
کرنے والوں نے ادھر جھانک کر دیکھنے کی بھی کوئی زحمت گوارا کر لی؟

آذربائی جان کے دارالحکومت میں روسی فوجوں کی سفاکی، بربریت اور اخلاق سوز، انسانیت سوز
رفتار سے پوری دنیا لرز اٹھی۔ ہزاروں مسلمان شہید کر دئے گئے۔ ٹینکوں کے شعلوں اور خودکار مشینوں کی
ل برساتی ہوئی گولیوں سے شہدا کی لاشوں کے چیتھڑے اڑا دیے گئے ـــــ روس کی اس وحشیانہ کارروائی سے
ری دنیا ششدر رہ گئی۔ کہ بظاہر دو ہمسایہ ریاستوں کے جھگڑے میں ماسکو کو کسی ایک فریق کے خلاف اتنی
ت کارروائی کرنے کا کیا حق حاصل تھا؟

تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آذربائی جانی مسلمانوں کی بیداری اور پوری دنیائے انسانیت
ں مسلمانوں کا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اٹھ کھڑے ہونا، افغان مجاہدین ہی کی لگائی ہوئی شمع ہے جس نے
یک روز بھڑک کر پوری دنیائے کفر وظلمت کو تاراج کر خاکستر بنا دینا ہے انشاءاللہ

آذربائیجان میں حالیہ روسی بہیمیت اور وحشیانہ کارروائی بھی دراصل مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے خطرناک اور بھیانک
ستقبل کی پیش بندی ہے کہ ع یہ بھڑک کر نہ کہیں آتشِ کاشانہ بنے

ـــــ دور نہیں اپنے ملک میں ہی دیکھو پاکستان کے مسلمانوں کو دیکھو کیا کر رہے رہے اور اب کیا کر رہے ہیں؟

کیا حکمران جماعت سمیت ملک کے معروف سیاسی قائدین نے بحالیٔ جمہوریت کی تحریک نہیں چلائی تھی؟ جماعتی
ادوں پر الیکشن کرانے کے لیے جان کی بازی نہیں لگا دی تھی؟ جمہوریت کو بحال ہوئے ایک سال پورا ہو گیا ہے تو کیا
ں میں ہر طرف نہ سہی دارالحکومت کے عوام میں بھی کوئی خوشحالی کی جھلک پھوٹی؟ امن وامان ملک کے کسی بھی حصہ میں
م ہوا؟ رشوت روپوش ہو گئی؟ اقربا پروری اور صوبائی عصبیت ختم ہو گئی؟ ملکی سالمیت اور قومی وحدت میں استحکام
یا ہوا؟ یا انتشار اور باہمی منافرت کی فضا بڑھ گئی؟ ـــــ

رائیگاں سب فصلِ گل کی گلشن آرائی گئی　　اور اُبھی جس قدر یہ زُلف سلجھائی گئی

کل جب اسلام کے عظیم جرنیل قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی تحریک نفاذِ شریعت کے مقابلہ میں جمہوریت کو لایا جارہا تھا تو کیا ظالم کو مظلوم، قاتل کو مقتول، جارح کو مجروح اور جمہوریت کے دشمن کو اس کا دوست باور نہیں کرایا گیا تھا؟ جس کے ہاتھوں سے ہنوز قتلِ مسلم کا خون ٹپک رہا تھا، تو کیا اسے گلے نہیں لگایا گیا؟

اور اب جو خیر سے جمہوریت بحال ہوگئی تو رہنمایانِ قوم کس طرح بکے اور کس طرح جھکے؟ مؤقف بدلے، پلیٹ فارم تبدیل ہوئے ضمیر نامی چیز عنقا ہوگئی، دنیا ہنستی رہی ہم تماشا گاہِ عالم بنے رہے کہ ہمارے منتخب ممبرانِ قوم انسان ہوکر بھی بھیڑ بکری کی طرح مول لگتے رہے اور وہ بکتے رہے ؎

کتنا دُکھ، کتنی جفا، کتنا ستم دیکھا ہے　　ہم نے اس عمر میں اِک عمر کا غم دیکھا ہے

اور اب کی جو مصیبت آئی ہے اور قوم پر نحوست و رسوائی کی سیاہ رات چھائی ہے، یہ روس یا امریکہ سے مسلط کرائی گئی یا بہی خواہانِ قوم اور ہمدردانِ ملت کے شانوں کے سہارے اور پیارے ڈالر کے ثمرات ہیں جسے پوری قوم بھگت رہی ہے ملکی سیاست اور آئین و قانون کی سمت قبلہ تبدیل کر دی گئی، قومی اقدار کی خشتِ اول تبدیل کر دی گئی۔ فحاشی، عریانی اور اسلامی اقدار سے استہزا ء سرِعام ہونے لگا، عورت کو خاتونِ خانہ کی بجائے "کرکٹ کی گیند بنادیا گیا" رسوائے زمانہ تنظیم "اپوا"، کی پھر سے سرپرستی شروع کر دی گئی، سرکاری سرپرستی میں محرمات کو پھر سے فروغ دیا جانے لگا، معمارانِ قوم اساتذۂ کرام کے جائز مطالبات کو تو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا بلکہ ظالمانہ جبری ریٹائرمنٹ کے ذریعہ ہزاروں افراد کے روزگار تباہ کر دیئے گئے سیور ریفل ٹکٹ کے نام سے سادہ لوح افرادِ قوم کی جیبوں پر مہذب ڈاکہ ڈالا جانے لگا، صوبائی عصبیت کے عفریت کو دودھ پلایا جارہا ہے، کراچی کو لبنان کے سٹیج کی سطح پر لایا جارہا ہے، سندھ کے فسادات میں پردہ نشینوں کے ہاتھ مصروفِ کار ہیں ؎

اس فصلِ بہاری میں دل ٹوٹ گئے جتنے　　اتنے کسی موسم میں ٹوٹے نہیں پیمانے

اور خدا جانے آگے کیا ہونے والا ہے؟

دیکھو! ہم نے کل بھی یہی کہا تھا، گلا پھاڑ پھاڑ کر یہی کہا تھا جو کچھ آج پیش آرہا ہے یہی کچھ پیش ہونا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ اب سب وہی کہنے لگے جسے کل ہم تنہا کہتے رہے تو گردن زدنی بھی تھے اور قابلِ ملامت بھی۔

غرض دیکھو اور خوب غور سے دیکھو! روس، امریکہ، برطانیہ، فرانس، بھارت، اسرائیل، فلپائن، جنوبی افریقہ اور یونان اسلام کے نام لیواؤں سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟ ؎

باغباں تقسیم یوں کرتا ہے انعامِ بہار　　پھول اپنے واسطے، خارِ چمن میرے لیے

سُن لو، اچھی طرح سن لو!

کفارِ عالم مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں، پاکستان کا حالیہ سیاہ ترین انقلاب ان کے ایسے ہی مذموم عزائم کا پیش خیمہ ہے۔

کفارِ عالم مسلمانوں میں باہمی سر پھٹول کرانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں، ملک بھر میں صوبائی اور لسانی وگروہی عصبیت کی لہر اسی کی واضح دلیل ہے۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو شراب و شباب اور فحاشی و بدمعاشی کے حربوں سے ناکارہ و آوارہ بنانے کے درپے ہیں۔ سیف گیمز، پاکستانی خواتین کا کھیلوں میں حصہ، تازہ ترین ریڈیو، ٹی وی اور نشریاتی پالیسی اسی سلسلۂ مذموم کی غلیظ کڑیاں ہیں۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو اپنے مفادات کے ناطے بھیڑیے پھاڑنے پر تلے ہوئے ہیں۔ غیرت و حمیت کی سرزمین افغانستان میں روسی بربریت، افغانستان کے بارہ میں امریکہ کی نئی حکمتِ عملی، پاکستان کا صحیح مؤقف سے انحراف اور خود پاکستان میں فرقہ واریت بالخصوص ایک فرقۂ مخصوصہ کی سرپرستی اور خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکیاں اسی سلسلہ کی صدائے بازگشت ہیں۔

کفارِ عالم اہلِ اسلام کو اپنے نظریاتِ باطلہ کے اپنانے کے لیے کیسے کیسے گھناؤنے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ لادین صحافت، تازہ ترین صحافتی پالیسی، قومی اخبارات میں بڑی سطح پر تبدیلیاں، قادیانی تحریک کی حکومتی سرپرستی، اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی تعلیمات کے خلاف مضر مضامین کی اشاعت، باطل قوانین اور ازموں کی ترویج و اشاعت بھی تو انہی کے نظریات کے فروغ و غلبہ کی تحریک کا ایک حصہ ہیں۔

کفارِ عالم مسلمانوں کو سلامتی کونسل، جنرل اسمبلی، سارک تنظیم، دولتِ مشترکہ اور غیر جانبدار کانفرنس کے شیطانی بیٹھوں پر سراب دکھا کر اپنے مظالم اور چیرہ دستیوں پر ریشمی پٹیاں باندھ کر انہیں سُلا دینے کے خوبصورت ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں اور بعض اوقات مسلمان رہنماؤں کو اپنا آلۂ کار بنا کر اپنے مفادات اور مقصدِ کار کے حصول میں کامیاب رہتے ہیں ـــ پاکستانی وزیرِ اعظم کی جانب سے جمہوری ممالک کی تنظیم کی تجویز بھی تو میٹھے میں زہر کے مترادف ہے۔ جس سے عرب اسلامی ممالک کٹ جائیں گے اور اسرائیل بہادر آگے آجائے گا۔

خدانخواستہ اگر یہ تجویز کامیاب بھی ہو جاتی ہے تو جمہوری ممالک کی یہ تنظیم عالمِ اسلام کے لیے ایک ناسور سے کسی طرح بھی کم نہ ہوگی اور اس کا سہرا بھی موجودہ حکومت کے سر ہوگا ؎

پھونک ڈالا ہے گلستاں کا گلستاں جس نے　　　کون کہتا ہے تیرا شعلۂ رخسار نہیں

ہوش میں آؤ اے اسلامیانِ عالم! تم آپس میں باہم دست و گریباں کیوں ہو؟

عراق و ایران! تم کب تک آپس میں خون کی ہولی کھیلتے رہو گے؟

ایرانیو! تم کب تک مقاماتِ مقدسہ کی توہین، حرمین شریفین پر یلغار اور عالم اسلام کے ممتاز ملکوں کو اپنی دھمکیوں سے نوازتے رہو گے؟

پاکستان کے مسلمانو! تم کب تک کفارِ عالم کی "جمہوریت"، اشتراکیت اور تخریبی عوامل کو اپنوں پر آزماتے رہو گے؟ مصریو، ترکیو، سوڈانیو، خلیجیو، شامیو، افریقیو، لیبیو، انڈونیشیو، بنگلہ دیشیو، اُردنیو! تم کب تک خوابِ غفلت میں پڑے رہو گے؟ کہ

افغانستان، لبنان، قبرص، فلپائن، آذربائیجان، کشمیر، بھارت، روس اور پاکستان کے سندھ میں مسلمانوں کے تڑپتے رہیں، مائیں ممتا کو روتی رہیں، سہاگنیں بیوہ ہوتی رہیں، بھائی بہنوں کو اور بہنیں بھائیوں کو ترستی رہیں، عصمتوں کو گنواتی رہیں اور تم کروٹ بھی نہ بدلو؟

اس وقت سے ڈرو مسلمانو! تم بھی، اور کفارِ عالم تم بھی — کہ مکافاتِ عمل اب دور نہیں — تم اپنے اپنے کیے کا پھل پانے والے ہو — ڈرو، ڈرو اُس ربِ جبار و قہار، عادل و منتقم سے کہ پھر اس وقت، ظلم تم کو لے ڈوبیں گے کہ نہ تم نے ظلم کا مداوا کیا نہ ظالم کے ہاتھ توڑے نہ خود کو بچایا نہ ڈبوتے والوں کی سرکو یہ سب ظلم کی باتیں ہیں اور ظلم خدا کو کبھی پسند نہیں آیا۔

کُفّارِ عالم! تم بھی ظالم ہو کہ دوسروں پر ظلم کرتے ہو۔

مُسلمانو! تم بھی ظالم ہو کہ اپنے بھائیوں پر ظلم ہوتا دیکھ کر تم خوابِ غفلت سے جاگتے نہیں —

سو ڈرو! — اس وقت سے!! — — جو آیا ہی چاہتا ہے!! — جسے تم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہو، — مگر، — آنکھوں کو بند کر چکے ہو — لیکن — آنکھیں بند کر لینے سے آنے والا وقت — ہاں یقینی آنے والا وقت — ٹالا نہیں جا سکتا! —

(عبدالقیوم حقانی)